

مقیاس الحنفیت پر اعتراض کا جواب

دیوبندی جاہل کذاب قادیانی نے مولانا محمد عمر صاحب کی کتاب مقیاس الحنفیت کی اس عبارت پر اعتراض کیا حالانکہ اس جاہل نے جس عبارت پر اعتراض کیا تھا وہ اصل میں ان دیوبندیوں کا ہی عقیدہ ہی۔

کیونکہ ان بیمار دیوبندیوں کا حکیم اپنی کتاب میں لکھتا ہے

پھر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی (بچہ) مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔
بحوالہ: کتاب حفظ الایمان ص ۸ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند مصنف: اشرف علی تھانوی (

دیوبندیوں شرم کرو دیکھو تمہارے مولوی نبی کریم ﷺ

کے علم کو کن کے علم سے ملا رہا (نعوذ باللہ)

مولانا محمد عمر صاحب کہہ رہے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ قرآن مجید جو آپ ﷺ

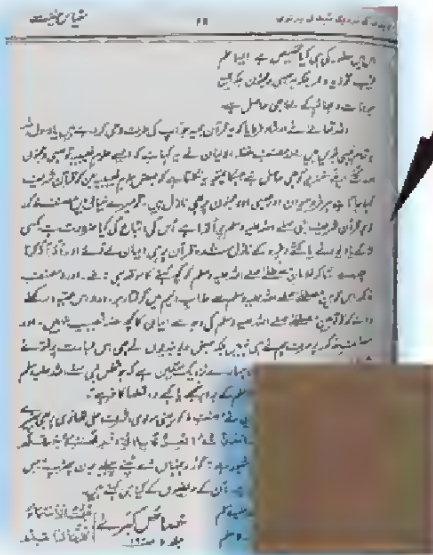
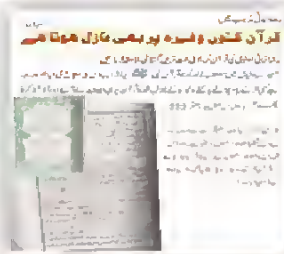
کی طرف وحی کر رہے ہیں۔ یا رسول ﷺ یہ تمام غیبی

خبریں ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کو بھی علوم غیبیہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس لیے اوپر دیوبندیوں کا علم غیب کے متعلق عقیدہ

تو بڑھا ہے کہ یہ نعوذ باللہ نبی ﷺ کے علم کو پاگل بچوں اور جانوروں سے ملا رہے ہیں۔ اس عبارت میں مولانا صاحب نے ان کا

عقیدہ ہی بیان کیا ہے۔ مگر ان جاہلوں کو کیا پتہ جن کے عقیدہ کہ متعلق ان کا مولوی کہتا ہو کہ دیوبندی عوام کا عقیدہ مثل

ء۔ و خاص آف گدھا ہے۔ لعنت ہے ان قادیانی دیوبندیوں پر



دیوبندی

قارئین کرام! دیوبندیوں نے اعتراض کیا ہے کہ اہل حق مزہب اہل سنت میں قرآن کتوں پر بھی نازل ہوتا تھا۔ استغفر اللہ

ایسا عقیدہ اہل سنت کا تو نہیں البتہ اہل دیوبندیہ کا ہو سکتا ہے کیونکہ دیوبندیوں کے حکیم تھانوی کے نزدیک نبی ﷺ کا علم غیب زید و عمر ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان صفحہ ۱۳)

ناظرین کرام یہاں تھانوی کا لفظ ”حاصل“ کا استعمال اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ کہ رسول ﷺ جو علم غیب دیا گیا وہ صبی مجنون پاگل حیوانات جانوروں کتوں کو بھی حاصل (دیا گیا) ہے۔

ناظرین کرام دیکھا دیوبندیوں نے جناب رسول کریم ﷺ کے کی کتنی شدید گستاخی کی کہ آپ ﷺ کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں اور جانوروں جیسا ہی قرار نہیں دیا بلکہ کہا کہ ان کو بھی ایسا علم غیب یا علوم غیبیہ حاصل (دیا گیا) ہے دیا۔ حالانکہ کہ قرآن ہمیں بتا رہا ہے کہ

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔ اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نبی کی آواز سے اور ان کے سامنے ایسے چلا کر بات نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو (سورۃ الحجرات ۲۱)

قرآن کے مطابق تو ہم اپنی آواز کو بھی رسول ﷺ کے برابر نہیں کر سکتے اگر ہم نے اونچی آواز سے بات کی جیسے ہم آپس میں کرتے ہیں تو ہمارے تمام اعمال اکارت چلے جائیں گے اور ہمیں خبر بھی نہیں ہوگی۔ اور ادھر تھانوی نے علم برابر کر کے گستاخی کی انتہا کر دی قرآن کا علم رسول ﷺ کو دیا گیا تو ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ

ترجمہ: کوئی خشک اور تر چیز ایسی نہیں جو اس کتاب میں نا ہو۔ (انعام ۵۹)

یعنی ہر خشک اور تر چیز کا علم رسول ﷺ کو حاصل تھا۔

رسول ﷺ کے علوم غیبیہ میں قرآن شامل ہے چنانچہ

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

زَالِكُ مِنَ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ (آل عمران: ۴۴)

ترجمہ: اے نبی یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں۔

ناظرین کرام: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم نے آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں اور رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ غیب کی خبریں بتائیں۔

قارئین ناظرین کرام اہل سنت کا تو یہ مزہب ہے کہ قرآن صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ہی نازل ہو لیکن دیوبندیوں کے حکیم صاحب اشرف علی تھانوی کہتے ہیں کہ ایسا علم غیب تو زید و عمر ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان صفحہ ۱۳)

ناظرین کرام! بس اسی چیز کی وضاحت مقیاس الحنفیت میں کی گئی کہ اگر دیوبندی

حفظ الایمان

مَعَ
بَسِطُ الْبَيِّنَاتِ وَتَخْيِيرُ الْعُنُوتِ

— (مُصَنَّفًا) —
حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب

— (نَاشِر) —
شَدِیْ کُتُبْ خَانَه

مقابل آرام باغ کراچی

تاول سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق اور رازق وغیرہما تاول اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا جائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنی مالک اور معبود بمعنی مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاول خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاول سے اس صفت کی نفی حق جل و علا شانہ سے بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ الشرح تعالیٰ کے لئے ثابت نہیں۔ پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کر کے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالیٰ شانہ عالم الغیب نہیں۔ انفعوذ باللہ منہ! تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عقل متدین اجازت دینا گوارا کر سکتا ہے؟ اس بنا پر تو بانوا فقروں کی تمام تر بے ہودہ صدائیں بھی غلات شرع نہ ہوں گی تو شریعت کیا ہوئی بچوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا بنا لیا جب چاہا مٹا دیا۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو

دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و بچہ و مجنون (یا کل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے پھر اگر زید اہل التزام

کرے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مؤمن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ سے کب ہو سکتا ہے۔ اور التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا